

## 158662 - برہانی مسلک رکھنے والے والد کا عقد نکاح میں ولی بننا

### سوال

ایک عورت سلفی منہج رکھتی ہے اور اس والد صوفی ہے جو برہانیہ مسلک کی طرف منسوب ہے اگر والد اس کی شادی کر دے تو یہ نکاح صحیح ہو گا یا نہیں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

برہانیہ ایک صوفی سلسلہ ہے جس کا مؤسس ایک سوڈانی شخص محمد عثمان عبدہ البرہانی ہے، یہ سلسلہ بہت ساری ضلالت و گمراہی اور منحرف اشیاء پر مشتمل ہے جس میں سے چند ایک ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

اول:

اس سلسلہ کے قائد و مؤسس محمد عثمان برہانی کا خیال ہے کہ اسے ملك الموت یعنی موت کے فرشتے نے کہا ہے: جس نے برہانی طریقہ کا " حزب السیفی " ورد وظیفہ پڑھا وہ اس کی روح قبض نہیں کریگا!.

دوم:

محمد برہانی کا گمان ہے کہ اس کے ایک مرید علی میر غنی کی روح قبض کر لی گئی تو اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس کی روح کو واپس کر کے اسے زندہ کر دیا!

سوم:

محمد برہانی کہتا ہے کہ: ابراہیم دسوقی نے عالم ارواح میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے کلام کر کے مطالبہ کیا کہ اس کا جسم اتنا بڑا کر دیا جائے کہ وہ آگ کو یعنی جہنم کو بھر دے اور کوئی دوسرا اس میں داخل نہ ہو!

چہارم:

تعویذ گنڈے اور جھاڑ پھونک اور زائچے وغیرہ کا اعتقاد رکھتا ہے.

جیسا کہ اس کی کتاب " قبس من نور ( 86 - 87 ) میں درج ہے.



اس کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ درج ذیل لنک دیکھ سکتے ہیں:

<http://www.islamweb.net.qa/ver2/archive/readArt.php?lanhg=A&id=12230>

لیکن اس یہ معنی نہیں کہ اس سلسلہ کی طرف ہر منسوب شخص کافر ہے، بلکہ ہو سکتا ہے وہ جاہل ہو یا پھر تاویل کر رہا ہو، یا وہ یہ کفریہ اعتقادات نہ رکھتا ہو، بلکہ وہ صرف بعض بدعات میں ان کا موافق ہو۔

اس لیے کسی مسلمان پر کفر کا حکم نہیں لگایا جا سکتا بلکہ کفر کا حکم اسی صورت میں لگے گا جب وہ اتمام حجت کے بعد بھی کفریہ اعتقاد رکھتا ہو یا پھر کفریہ کلمات کہے یا کفریہ اعمال کرے۔

اس بنا پر اصل میں یہ نکاح صحیح ہوگا اور اس پر باطل کا حکم نہیں لگایا جائیگا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ:

" اگر کافر والد اپنی مسلمان بیٹی کا نکاح کرے تو یہ نکاح صحیح ہوگا۔

ان کا کہنا ہے کہ: عقد نکاح باطل ہونا ظاہر نہیں ہوتا کیونکہ اس کے باطل ہونے کی کوئی شرعی دلیل نہیں ہے "

انتہی

دیکھیں: الاختیارات ( 298 )۔

اس طرح کے معاملہ میں یعنی جس کا ولی کسی گمراہ فرقے کی طرف منسوب ہو کی مشکل میں پھنسے ہوئے کے لیے اس قول میں وسعت اور مخرج پایا جاتا ہے، چاہے اس کے کفر کا حکم لگایا جائے یا اسے بدعتی کہا گیا جب وہ اپنی ولایت میں عورت کا نکاح کرے تو یہ نکاح صحیح ہوگا۔

اور اگر ممکن ہو سکے تو وہ نکاح میں عورت کے کسی اچھے عقیدہ رکھنے والے کو ولی بنائے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل و اولی ہے، اور اسے واجب کہنا بعید نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ شر و برائی اور فتنہ اور قطع رحمی کا ڈر نہ ہو، اور چاہے وہ باپ کے عقد نکاح سے قبل یا بعد میں کرے۔

واللہ اعلم .